رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حضرتِ عثمانِ غنی کی شان

06-August-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار ...الخ، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کا مقدّس مہینا اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش برسا رہا ہے، اس ماہ کی **18 تاریخ** کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک کے بعد دُوسری شہزادی سے نکاح کا شرف پانے والے، انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید ہونے والے، بہت زیادہ سخاوت فرمانے والے، صبر و شفقت فرمانے والے، بہت زیادہ شرم وحیا کرنے اور غریبوں سے بہت مَحبّت فرمانے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے، تیسرے خلیفۂ راشد، اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے اور عنقریب یہ دن آنے کو ہے، اسی مناسبت سے آج ہم سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق آپ کا تذکرۂ خیر سننے کی سعادت حاصل کریں گی، سب سے پہلے اَمِیْرُ المُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے عشقِ رسول پر ایک حکایت سُنیں گی۔ اس کے

ساتھ ساتھ اَمیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دِینی خدمات اور آپ کی فضیلت پر احادیث بھی سنیں گی۔ آپ کے عشقِ رسول سے متعلق **ایمان افروز معلومات** بھی حاصل کریں گی۔ اللہ پاک ہمیں دل جمعی کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کا نرالا انداز

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"صحابہ کرام کا عشقِ رسول"** کے صفحہ نمبر 53 پر لکھا ہے: ایک روز امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لائیے اور جو موجود ہو کھالیجئے گا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَم مبارک شمار کرنے لگے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمان! میرے قدم کیوں گِن رہے ہو؟ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مبارک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص۲۵۷ ملخصاً) (صحابہ کرام کا عشق رسول، ص۵۳ تا ۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس طرح رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دل میں عشقِ رسول اور محبتِ رسول کا چراغ روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رَگ وجاں میں کس قدر سرایت کرچکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔

خود قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ (پ ۲۶، فتح: ۹)

بیان کردہ آیت کے تحت تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: اس آیت سے معلوم ہوا! اللہ کریم کی بارگاہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اور توقیر انتہائی مطلوب اور بے انتہا اَہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہاں اللہ پاک نے اپنی تسبیح (پاکی بیان کرنے) پر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کو مُقدَّم فرمایا ہے اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرتے ہیں ان کے کامیاب اور بامُراد ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اللہ (کریم) ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ ﴿۱۵۷﴾ (پ ۹، اعراف: ۱۵۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۹، ۹/۳۴۷)

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اُمّت کو تعظیمِ مُصۡطَفٰے کے طریقے بیان کرنے والے ہیں، بلکہ قیامت تک تعظیمِ مُصۡطَفٰے کے جو بھی طریقے ہوں گے اور شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں، وہ پسندیدہ ہیں، جیسے حضرت امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے تعظیمِ مُصۡطَفٰے کی خاطر مدینے پاک میں جانور پر سواری نہ کی۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ عشقِ حقیقی اگر نصیب ہو جائے تو اِظہار کے طریقے بھی آجاتے ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے بڑا عاشقِ رسول کون ہو سکتا ہے؟ ہر صحابی اپنی اپنی جگہ اُلفتِ رسول اور محبتِ رسول کا چمکتا ستارہ ہے۔ عشقِ رسول کی جو مثالیں ان مقدس ہستیوں نے پیش کیں ان کی مثالیں نہیں ملتیں۔ جو شان و عظمت انہیں نصیب ہوئی وہ کسی غیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَوا سیر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔** (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳ ملخصاً)

صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی خدمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی شان ایسی بے

مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ ☆ **صحابہ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ☆ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْک کہا۔ ☆ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کیا اور ان کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ☆ جو اُمت میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ ☆ جن کے اچھے اوصاف خود ربِّ کریم نے قرآن میں بیان فرمائے۔ ☆ احادیثِ طیّبہ میں ان کی شانیں بیان کی گئی ہیں۔ ☆ جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دینے کے لیے چُن لیا۔ ☆ انہیں سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں۔ ☆ جنہوں نے دِینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے دردناک ظلم و ستم برداشت کئے۔ ☆ جن کی دن رات کوششوں سے پرچمِ اسلام پورے عالم میں بلند ہوگیا۔ ☆ جنہوں نے دِین کی تبلیغ کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ ☆ جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک و پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو اُونچا رکھا ☆ جن کی مہربانیوں سے آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام لینے والے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سمیت تمام صحابۂ کرام سے محبت کریں اور ان کی محبت اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سیرت سے مُتَعَلِّق سُن رہی تھیں، امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمات کا کون اندازہ کر سکتا ہے، دِین کی خاطر جو قربانیاں آپ نے دِیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں۔ ☆ آپ اُن خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں جو شروعِ اسلام میں ایمان لائے تھے۔ ☆ 2 مرتبہ راہِ خدا میں ہجرت کا شرف

حاصل کیا☆ جنہیں **جامعُ القرآن** ہونے کا شرف حاصل ہے۔☆ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔☆ ان کا نام ان صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی فہرست میں شامل ہے جو رشتہ داروں کی تمام تر تکالیف سہنے کے باوجود ایمان پر ثابت قدم رہے۔☆ انہیں یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔☆ آپ سیرت و صورت میں بے مثال تھے۔☆ آپ کا شمار اللہ کریم کے ان مقبول بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات عبادت و بندگی میں گزار دیتے تھے۔☆ ان لوگوں میں شامل تھے جو ہر وقت خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کئے رہتے تھے۔☆ ایسے تحمل مزاج تھے کہ خود جامِ شہادت نوش کر لیا مگر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر مبارک کو خون آلود نہیں ہونے دیا۔☆ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔☆ حِلم اور صبر و شفقت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔☆ عاجزی و انکساری والے بزرگ تھے۔

حضرت عثمانِ غنی اور اِتّباعِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیگر اوصافِ کریمہ کی طرح اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ اِتباعِ رسول میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ سردی گرمی کی پروا کئے بغیر اپنے اقوال و افعال میں محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کی حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

ایک دن امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوا کر کھایا اور بِغیر تازہ وُضو کئے نماز ادا کی پھر فرمایا: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔

(مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۱)

امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

اَمیر ُالمؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک ٹھنڈی رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔ (وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللہ پاک آپ کو محفوظ فرمائے، آپ وُضو فرما رہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: میں نے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (مسند البزار، مسند عثمانِ بن عفان، ۲/۷۵، حدیث: ۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں بھی اچھے طریقے سے وضو کرنا آتا ہے؟ اگر نہیں آتا تو ہم سیکھیں، کیا ہم بھی **فرائض و نوافل** کی پابند ہیں؟ کیا ہم بھی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں؟ اللہ کریم ہمیں فرائض و واجبات اور سُنن و مستحبات کی بجا آوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

احادیثِ کریمہ اور شانِ عثمانِ غنی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کے حق میں حُضُور انور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہونٹوں نے کئی بار حرکت فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دربارِ رسالت سے جنت کی خوش خبری عطا ہوئی، تو کبھی آپ کو پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جنتی دوست قرار دیا، کبھی آپ کو باحَیا ہونے کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شفاعت کے ذریعے لوگوں کے جنت پانے کا اعلان فرمایا۔

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی شان میں جو تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ آیئے ان میں سے 5 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: ”حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) مجھ سے ہیں اور میں حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے ہوں۔“ (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۰۲/۳۹، حدیث:۷۸۷۸)
2. ارشاد فرمایا: ”جنت میں ہر نبی کا ایک دوست ہو گا اور میرے دوست حضرت عثمان بن عَفّان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ہیں۔“ (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۰۴/۳۹، حدیث: ۷۸۸۱)
3. ارشاد فرمایا: ”بروزِ قیامت حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلاحساب جنت میں داخل ہوں گے جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہو گی۔“ (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۲۲/۳۹، حدیث:۷۹۱۶)
4. ارشاد فرمایا: ”میری اُمّت میں سب سے زیادہ پیکر شرم و حیا اور عزت و اِکرام والے حضرت عُثمان بن عَفّان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ہیں۔“ (مسند الفردوس، ۲۵۰/۱، حدیث: ۱۷۹۰)
5. ارشاد فرمایا: ”میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان حضرت عثمان بن عفّان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ہیں۔“ (مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب حبر ھذہ الامۃ عبداللّٰہ بن عباس، ۶۸۹/۴، حدیث: ۶۳۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عبادات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ساری ساری رات سجدہ و قیام میں گزار دیا کرتے، کبھی آپ کی راتیں تلاوتِ قرآن میں کٹتیں تو کبھی سجود و قیام کی لذّتیں پاتے گزر جاتیں۔ آیئے! ترغیب کے لیے ہم بھی اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شوقِ عبادت و تلاوت کے واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

1. حضرت زُبیر بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر۔۔۔الخ، ۲/۱۷۳، حدیث:۲)

2. جب اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: "تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔" (الزھد للامام احمد، زھد عثمانِ بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث: ۶۷۳)

3. حضرت عبد الرحمن تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کرکے مقامِ ابراہیم پر پہنچا، یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عثمانِ بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔" (الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللّٰہ، ص ۴۵۲،

حدیث:۱۲۷۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وقت نہیں ملتا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! عبادت کے ایسے معمولات کس کے ہیں ؟ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے۔ جن کی شان یہ ہے کہ انہیں رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگرے شوہر بننے کی سعادت ملی، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں کئی بار اپنی زبانِ مبارک سے **جنت کی خوشخبری** عطا فرمائی، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور معصوم فرشتے بھی ان سے حیا کرتے تھے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی خاطر بیعتِ رضوان لی، الغرض اتنے بڑے مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود وہ تو کثرت سے عبادت و تلاوت کرتے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ جبکہ دوسری جانب ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، دن رات غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو علمِ دِین سیکھنے کے لیے وقت، نہ لازم عبادات کی معلومات جاننے کی فُرصت ہے، نہ تلاوتِ قرآن کے لئے وقت نکال پاتی ہیں اور نہ ہی نیکی کی دعوت دینے اور سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ بعض اسلامی بہنیں، درس و بیان کرنے سننے کی سعادت سے بھی محروم رہتی ہیں، اپنے اعمال کا جائزہ اور اس پر غور و فِکر بھی نہیں کر پاتیں، ہفتہ وار اجتماعات میں بھی نہیں آتیں، ہفتہ وار مدنی مذاکرے سے بھی محروم رہتی ہیں، افسوس! ایک تعداد تو مَعَاذَ اللّٰہ (اللہ پاک کی پناہ) فرض نمازیں بھی قضا کر دیتی ہے، ایک تعداد فرض علوم بھی نہیں سیکھ پاتی، ایک تعداد دِین کے ضروری مسائل سے بھی آگاہ نہیں ہے، اَلْغَرَض! دِین سیکھنے، آخرت سنوارنے اور آخرت کی بہتری کے لیے کوئی کام کرنے کی بات کی جائے تو ایک تعداد ہے جو یہ کہتی نظر آتی ہے کہ **وقت نہیں ملتا۔**

یاد رہے! دِین کے لازم علوم اور عبادات کے لیے وقت نکالنا اور عبادت اس انداز سے کرنا کہ جس انداز سے ادا کرنے کا حکم ہے، ہماری شرعی ذمہ داری ہے، بلکہ جو شخص جس پیشے یا معاملے سے تعلق رکھتا ہے، اس کے ضروری مسائل سیکھنا اور اس کے لیے وقت نکالنا، اُس شخص کے لیے لازم ہے۔ آہ! دِین کے ضروری مسائل سیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں۔

جبکہ دنیاوی معاملات کے لئے وقت ہی وقت ہے۔ گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں (News) دیکھنے، سننے، پڑھنے میں گزر جاتے ہیں۔ بعض نادان اسلامی بہنیں موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتی ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا۔

کاش! ہر مسلمان دُنیا میں آنے کا مقصد سمجھ لے۔ موت کے وقت کی سختیوں کو یاد کرے، قبر کی تنہائی، گھبراہٹ کو یاد کرے، قِیامت کا 50 ہزار سالہ دِن اور بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی سب کو یاد رہے۔

آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عِبادات و تلاوت کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری **عبادت** کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا، تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا۔ اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۳۰، ۴/۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴)

(2) ارشاد فرمایا: "بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: **قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص** (خاص لوگوں) **میں شامل ہیں۔** (ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱

/۱۴۰، حدیث:۵۱۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ایک تعداد ہے جو مختلف وجوہات کی وجہ سے پریشان ہے، کبھی کسی معاملے میں محتاج تو کبھی کسی کام میں، کیوں نہ ہم یہ ذہن بنائیں کہ ان پریشانیوں اور لوگوں کی محتاجی سے جان چھڑانے کے لیے اپنے مہربان مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں، **فرض نمازوں کی پابندی** کریں، **تلاوتِ قرآن** کتنی عظیم عبادت ہے، ہم کیوں نہ اِس عظیم عبادت کے ذریعے طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمانے والے مالکِ کریم سے **محتاجی ختم ہونے** کی دُعا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی کرامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں سُن رہی تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ذاتِ مبارکہ سے وقتاً فوقتاً ایسی کئی کرامتوں کا ظہور ہوا جنہیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، آیئے! ہم بھی ایک کرامت سنتی ہیں، چنانچہ

ایک دفعہ ایک شخص نے راستے میں کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا، پھر جب وہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں بدکاری کے اَثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا: کیا رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب آپ پر وَحْی اُترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں بدکاری کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: "مجھ پر وحی تو نہیں اُترتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ ربِّ کریم نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے، جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات و خیالات جان لیتا ہوں۔ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ للسبکی، ۲/۳۲۷ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الحرام رحمتیں بانٹ رہا ہے، اسی ماہ کی 19 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک ہے۔ آپ بہت بڑے عالم، مفتی اور ولی تھے۔ آیئے! آپ کی ایک کرامت سنتی ہیں، چنانچہ

صاحبِ خزائن العرفان کی کرامت

حضرتِ مولانا منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہیں: علامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا کہ نَماز محلے کی مسجِد میں جماعت سے ادا فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مسجِد جانے سے پہلے ہی ایک چار(4) فٹ کے برتن میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلادی جاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب نَماز پڑھ کر واپس تشریف لاتے، چائے(Tea) تیّار ہو جاتی۔ آپ بیٹھک میں تشریف فرما ہو جاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے عقیدت مندوں کی اچّھی خاصی بِھیڑ جمع ہو جاتی۔ عام طور پر پچاس(50) سے دوسو(200) آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہَری صحن دونوں میں بِالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تشریف رکھتے ہی خُدّام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، تھالی میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک بسکٹ رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ وہ پیالی اپنے ہاتھ مبارک سے اُٹھا کر اپنی سیدھی طرف بیٹھنے والے کو دے دیتے، اِسی طرح چار(4) چھ(6) پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بقِیَّہ پورے مجمع کو خُدّام اِسی طرح ایک ایک بسکٹ اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے، ایک پیالی چائے اور ایک بسکٹ کے ساتھ آپ بھی کھالیا کرتے۔ گویا یہ صبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اعتماد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضِرین کم ہوں یا زیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی کہ وُہی ایک بار کی بنائی ہوئی چائے روزانہ آنے والے تمام آدمیوں کے لئے کافی ہوتی، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضِرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تو مزید انتِظام کرنے کی ضرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یہ بیان اِس بات کی طرف واضح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے روزانہ کے معمولات کی کرامتوں میں سے ایک انتِہائی کریمانہ کرامت ہے۔(تاریخِ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الافاضل، ص۳۳۳تا۳۳۴، ملخصاً، از فیضانِ سنت، ص۳۹۸ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں کی برکت اور کرامت تھی کہ ایک بار کی بنی ہوئی چائے تمام افراد کو کافی ہوجاتی۔ آپ کی سیرت سے متعلق مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "**تذکرۂ صَدرُ الْاَفَاضِل**" ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور مطالعہ فرمائیے۔

پڑوسی کے بارے میں نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "قیامت کا امتحان" سے پڑوسی کے چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔[(1)] (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے

---

[1] ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱

اللہ پاک کو اِیذا دی۔[2] ☆ ”نُزہۃُ القاری“ میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔[3] ☆ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی (اسلامی بہن) کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہَل کرے۔ ☆ اُس سے طویل گفتگو نہ کرے، ☆ اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔ ☆ وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆ مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔ ☆ خوشی کے موقع پر اُسے مبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے۔ ☆ اُس کی لغزِشوں سے درگزر کرے، ☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، ☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔ ☆ اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆ اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔ ☆ جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔ ☆ اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔ ☆ اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[2] ...الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترھیب من اذی... الخ، ۳/۲۸۶، حدیث:۳۹۰۷

[3] ...نزہۃ القاری، ۵/۵۶۸

[4] ...احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ... الخ، باب فی حق المسلم والرحم... الخ، ۲/۲۶۷ ملخصا